پندرہ کو سورج گرہن) بھی ظاہر ہو جاوے۔"

**ناظرین کرام!** کیا مذکورہ بالا تقریر کے ہوتے ہوئے بھی کسوف خسوف مندرجہ دارقطنی (بشرطیکہ وہ واقعی حدیث نبوی ہو) کے خلاف عادت واقع ہو سکنے پر کسی دلیل کی ضرورت باقی رہتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ (باقی)

## ناظرین کرام!

"مرقع قادیانی" کی شروع میں بلکہ آج بھی اتنی اشاعت نہیں کہ کوئی پرچہ جاری ہو یا جاری رہ سکے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی مدد اور بہی خواہوں کی توجہ پر بھروسہ کر کے جاری کیا اور جاری ہے۔ اس لئے ناظرین کو اُن کا فرض یاد کرایا جاتا ہے کہ ہر ایک بہی خواہ تابمقدور اس کی اشاعت کرے اور خریدار بنائے۔ (منیجر)

# اختلافات مرزا

آفت کی تاک جھانک قیامت کی شوخیاں
پھر چاہتے ہو ہم سے کوئی بدگماں نہ ہو

مرزا غلام احمد قادیانی کے اختلافات اور کذبات کی نسبت بہت کچھ شائع ہو چکا ہے۔ مگر پھر بھی ضرورت ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کے تحفظ کی خاطر اس بارے میں متواتر لکھا جائے۔ جو نمایاں خدمات عالیجناب سردار اہلحدیث کے وجود مبارک سے ظہور میں آئیں وہ اُن کے خطاب "فاتح قادیان" سے ظاہر ہیں۔ مگر نامہ نگاروں میں سے مرحوم و مغفور "یکے از کوہاٹ" اور منشی

محمد عبد اللہ معمار امرتسری قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے مرزائی ملمع کاریوں کو طشت ازبام کیا۔

کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالےٰ کا کلام صرف وہی ہو سکتا ہے جس میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔ اور اگر اختلاف کا شائبہ بھی پایا جائے تو وہ خدائی کلام نہیں ہو سکتا۔ برخلاف اس کے انسان کے کلام میں تناقض کا پایا جانا بمثل درخشاں نیمروز ہے۔ بلکہ تناقض کا نہ ہونا تعجب انگیز ہے۔ خدا اور انسان کے کلام میں فرق ہونیکا یہ زریں اصول خود اللہ میاں نے قرآن شریف میں مقرر فرمادیا۔ اور یہ ہر ایک عقلمند کے نزدیک تسلیم شدہ امر ہے کہ الہامی کلام میں اختلاف کا پایا جانا اس کے غیر الہامی یا شیطانی ہونے کا کافی ثبوت ہے۔

اب قادیانی مسیح کے حواری غور سے سنیں۔ مگر ؎

افسانۂ غم اُن کو سُناؤں نہ سُناؤں
ڈرتا ہوں کہ وہ خواب میں ڈر ڈر کے اُٹھینگے

مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

(الف) "جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خداوند تعالےٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔ اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپہنچا۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۸)

(ب) "آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس (۱۳۳۵) برس لکھتا ہے جو خدائے تعالےٰ کے الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۰)

الہام نمبر (الف) میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر میری عمر چالیس سال تھی۔ اور الہام نمبر (ب) کے مطابق مرزا صاحب نے ۱۳۳۵ھ میں مرنا تھا۔ یعنی اس حساب سے مرزا صاحب کی انتہائی عمر ۷۵ سال ہوتی ہے۔

پھر لکھتے ہیں:-

(ج) جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی ........ صدی کا سر بھی آپہنچا۔"
(تریاق القلوب ص۶۸)

(د) مرزا صاحب ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوئے۔ (دنیا شاہد ہے)
مطلب صاف ہے کہ ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر آپ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ اور بحوالہ (د)
۲۶ سال جمع کئے تو عمر مبارک ۶۶ سال ہوئی۔

اور سنئے مرزا صاحب رقمطراز ہیں:-
(ہ) (۱) "آتھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی۔ یعنی قریب ۶۴ سال کے" (اعجاز احمدی ص۳)
(۲) "مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوئے۔" (رسالہ انجام آتھم ص۱)

(و) "مرزا صاحب نے مئی ۱۹۰۸ء میں انتقال فرمایا۔" (تحفہ شہزادہ ویلز ص۶۲)
پس معلوم ہوا کہ جولائی ۱۸۹۶ء میں مرزا صاحب کی عمر ۶۴ سال تھی۔ اور جولائی ۱۸۹۶ء سے مئی ۱۹۰۸ء تک ۱۲ سال یعنی کل عمر ۷۶ سال ہوئی۔

اور سنئے!
(ز) قادیانی خلیفہ اول نے اپنے رسالہ نورالدین کے صفحات ۱۷۰-۱۷۱ میں مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۴۰ء لکھی ہے۔ یہ کتاب مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہوئی۔

(ح) مرزا صاحب ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ (بحوالہ مذکور)
اس شمار سے مرزا صاحب کی عمر ۶۸ سال ہوئی۔

ایک اور الہام قابل شنید ہے۔ خدائے تعالیٰ نے مرزا صاحب سے فرمایا۔
"میں تجھے اسی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا۔" (تریاق القلوب ص۱۳)
یہ الہام تو اپنی نوعیت میں واحد اور لاثانی ہے۔ اس میں مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کے علم غیب پر حاوی نہ ہونے کا عقیدہ ظاہر فرمایا ہے۔ کیونکہ مرزائی خدا صاف لفظوں

میں وعدہ نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ "اسی برس" یا "کچھ کم" یا "کچھ زیادہ" ؎

کس صفائی سے کیا وصل کا تو نے انکار
اس محل پر تو زباں میں تری لکنت اچھی

پھر فرماتے ہیں۔

"جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدے کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۹۷)

اس الہام کے ہم شکر گزار ہیں کہ آخر کار مرزا صاحب کو پھنسا ہی دیا۔ اور ایسا پھنسایا کہ بھیگی بلی کی طرح کہیں بھاگنے کے نہ رہے۔ انہوں نے اپنی عمر کا "حدود اربعہ" ظاہر فرما دیا۔ جو کہ ہماری خوش قسمتی سے اس قسم کا نہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب ۴۲ سال کی عمر پا کر مر جاتے تو "کچھ کم" کی تفسیر میں آتے۔ اور اگر ہزار سال عمر ہوتی تو دنیا "کچھ زیادہ" کے معانی سنتی۔ اس لئے تمام قادیانیوں کو بعد آداب کے واضح ہو کہ "باقی خیریت ہے" ؎

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا

ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ اختلاف کلام اس کے الہامی ہونے کا منافی ہے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ اس لئے قادیانی کیمپ ایمان سے بتائے کہ مرزا صاحب کی صحیح عمر کونسی ہے ؎

مدار ہے ناصحو تمہیں پر تمام اب اس کی منصفی کا
ذرہ تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا

اس صورت میں جب اختلاف روز روشن کی طرح چمک رہا ہے۔ ہم مجبور ہیں کہ اس کا نتیجہ بھی ظاہر کریں۔ مگر چونکہ مرزا صاحب کی عمر دریافت کرنے میں ہم نے انہی کے کلام معجز نظام سے کام لیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نتیجہ بھی آنجناب کے الفاظ میں تحریر کریں۔ تاکہ مرزائی امت کے لئے

چون وچرا کی گنجائش نہ رہے۔ وہو ہذا:-

"ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق"۔ (ست بچن ص۳۱)

**احمدی دوستو!** ہم یہ نہیں کہتے کہ تم مرزا صاحب کو نہ مانو۔ مگر

بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

مرزا صاحب کے مریدو! اُس خدائے پاک کو حاضر ناظر جان کر جس کے حضور میں تمہارے گُرو نے **کاذب کے صادق** کی زندگی میں بعارضہ طاعون و **ہیضہ** وغیرہ سے مرنے کی دعا کی تھی۔ جو قبول بھی ہوگئی۔ سچ سچ کہو کہ کیا الہامی کلام کا یہی معیار صداقت ہے۔ کیا ہم یہ کہنے میں حق بجانب نہیں کہ جس بات کو مرزا جی نے وحی الٰہی جتا کر اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا۔ اُسی نے وقوع میں آکر ایسی تکذیب کی کہ آج تک باوجود ہاتھ پاؤں مارنے کے بھی تمام مرزائی امت اس معمہ کو حل نہ کر سکی۔ اگر جرأت ہے تو ان رسوائے عالم الہاموں کی صحیح تفسیر پیش کرو۔ اور اگر اس سے عاجز ہو تو ان سے انکار کردو۔ اس صورت میں نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجیگی۔ اور یہ شعر پڑھو

گھر میں کیا تھا جو ترا غم اُسے غارت کرتا وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرت تعمیر سو ہے

(سید محمد حسن شاہ۔ توپ خانہ۔ مالاکنڈ)

# افترایاتِ مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام اور داعیان اسلام پر جس دیدہ دلیری اور غیر دانشمندانہ جرأت سے اتہام لگائے ہیں، غالباً اس قوت اور ہمت سے کسی پادری کا مقابلہ بھی نہیں کیا ہوگا۔ بلکہ محققین کی یہ رائے ہے کہ کیا ہی نہیں۔ ہاں اگر کسی وقت مجبوراً پادریوں سے دوچار ہونا پڑا بھی تو جَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ